نمبر ۱۱ — مورخہ ۱۲- مارچ سنہ ۱۹۲۵ء — جلد ۲۷

معذرت

ہفتہ زیر اشاعت میں آپ کا خادم "عرفانی" اسہال اور دورہ خونی بواسیر سے بیمار رہا جس کی وجہ سے سخت تکلیف اور ضعف ہوگیا۔ اور اس وقت تک یہ سطور لکھ رہا ہوں خون برابر آرہا ہے۔ یہ اخبار بڑی مشکل سے ترتیب دیا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اپنے دیرینہ خادم کیلئے دعا کریں گے + رسالہ تادیب النساء بھی اسی وجہ سے ابتک شائع نہیں ہو سکا۔ اور تیسرہ کے حصہ شمائل و خصائل کی دوسری جلد بھی معرض التوا میں پڑ رہی ہے دراصل اس کے متعلق تو پریس کی وجہ سے دقت پیش آئی ورنہ اب آٹھ جزو تک پریس میں جا چکی ہے اور نواں جزو کاتب کے پاس پڑا تھا + اخبار کیلئے جس تکلیف کو برداشت کرنا پڑتا ہے وہ میں جانتا ہوں چھپنے کیلئے اسے بٹالہ بھیجنا ہوتا ہے اور ہر ہفتہ جبتک آدمی نہ ہو تو مشکل پیش آتی ہے بہر حال ان تمام مشکلات میں سے گزرتے ہوئے میں اس خدمت کو سر انجام دینے کی خوشی محسوس کرتا ہوں اس لیئے کہ میں اپنے آقا کے عہد کی یادگار قایم رکھے ہوئے ہوں + باوجودیکہ اخبار باقاعدہ اپنے وقت پر شائع ہوتا ہے۔ اس کی کتابت۔ طباعت۔ کاغذ کے ظاہری مراتب سوقت سب سے ممتاز ہیں مضامین کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا باوجود ان ساری باتوں کے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی متعدد تحریکوں کے میں سالانہ ایک ہزار کے قریب اپنی جیب سے دے رہا ہوں اور موجودہ حالت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی آپکا بھی کوئی فرض ہے تو توجہ کریں ورنہ۔ پس از الحمہ من تمام بجیہ کار جوابی آمد

طالب دعا "عرفانی"

درس مساوات

رشحات علامہ کیفی چریاکوٹی

ابوداؤد کی ہے ایک روایت مشہور
بدر کی جنگ میں اسلام ہوا جب منصور
ہاتھ آئے جو دلیروں کے اسیران وغا
ہاتھ باندھے ہوئے لائے گئے حضرت کے حضور
تھا ہر اک طبقہ اسیران بلا میں شامل
کوئی محتاج تھا اور کوئی تھا اہل مقدور
جو تہیدست تھے اُن کو تو وہیں چھوڑ دیا
کیونکہ ہے جوش شجاعت میں ترحم بھی ضرور
اہل مقدور کو فدیہ کے لیئے حکم ہوا
کیونکہ اس پردہ میں تھا رمز سیاست مستور
تھے اسیروں میں کھڑے عم رسول اکرم
یعنی وہ فخر عرب حضرت عباس غیور
اثر جوش سیادت تھا عیاں چہرہ سے
دست و پا جنبش تقمیل سے گو تھے مجبور
دل گرفتہ ہوئے حضرت نے ادھر جب دیکھا
کہ یہی ملک محبت میں ہے جاری دستور
ہے کمال بشری ٹیس کا اٹھنا دل میں
شعلہ ہوتا ہے جہاں دُود بھی ہونا ہے ضرور
اس طرف جذبۂ تاثیر محبت کا نزول
اس طرف جلوۂ اجلال نبوت کا ظہور
تھا خطر رشتۂ نازک ہے کہیں ٹوٹ نہ جائے
کشمکش عدل و محبت کی ہے باہم مشہور
باندھ کر ہاتھ یہ انصار ادب سے بولے
"فدیۂ حضرت عباس کریں عفو حضور"
سُن کے یہ شان نبوت نے دیا اُن کو جواب
طاعت حکم خدا میں نہیں آنے کا فتور
جز زر فدیہ کہاں شکل رہائی ممکن ہو
راہ اسلام میں سب ایک ہیں نزدیک کہ دُور
دیکھ لیں اہل نظر دیدۂ حق سے کیفی
اس مساوات میں ہے شان نبوت کا ظہور

خواجہ پریس بٹالہ میں احمد وجودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا۔

ہندوستان میں اسلام کیلئے خطرۂ عظیم کی بنیاد

علمائے اسلام دشمنوں کی صف میں

دیانند جنم شتابدی کی تقریب نے ہندوستان میں اسلام کے لیئے ایک خطرہ عظیم کی بنیاد رکھدی ہے۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اسے خیر و برکت سے تبدیل کر دے۔ لیکن اس کے ضرورت ہے کہ ہم خود اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کریں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت و تائید کو جذب کرنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے+

میں دیکھتا ہوں کہ اب تک مسلمانوں کی آنکھیں اس تقریب کو دیکھ کر نہیں کھلی ہیں اور اسلامی جرائد میں (الا ماشاء اللہ) اس تقریب کے نتائج پر نظر کر کے مسلمانوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ نہیں کیا گیا۔

شتابدی کے موقعہ پر شدھی اور سنگھٹن کے اجلاس جس قوت اور شان سے کیئے گئے اور جو تجاویز ان میں پاس ہوئیں اور جو جوش اور امنگ متھرا سے شتابدی کے جاتری لے کر آئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہم ان پر غور کریں+

شدھی کی تحریک ایک ایسی تحریک تھی اور ہے جس نے ہندوؤں کے تمام فرقوں کو باوجود اندرونی اختلاف عقاید کے ایک کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی سنگھٹن (تنظیم) کی روح کو زندہ کر دیا+

بہت زمانہ نہیں گذرا کہ آریوں اور سناتنیوں کے خطرناک مباحثات ہوتے تھے۔ آریہ جو اپنے آپ کو ایک خدا کے پرستار کہتے ہیں تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے پوجاریوں کو بُت پرست اور ان کے برہمنوں کو پوپ کہا کرتے تھے۔ اور ہندو کہلانے سے عار کرتے اور چڑتے تھے۔ مگر ہندوستان کی سیاسی تحریکات نے ہندو مسلم اتحاد کا سوال پیدا کیا۔ وہ اتحاد تو قایم نہ ہوا۔ مگر اس نتیجہ میں

ہندو تنظیم ہوگئی

آریہ اور سناتنی اپنے اغراض مشترکہ کے لیئے ایک ہو گئے۔ برخلاف اس کے مسلمانوں نے اس تحریک اتحاد سے یہ فائدہ اٹھایا کہ علمائے سوء کی بدولت پہلے تو اسلامی اصولوں کو قربان کیا اور مذہبی حمیت و غیرت کو الگ رکھا۔ اور پھر آپس میں شقاق و نفاق کی خلیج کو وسیع کیا+

ہندوؤں نے اپنی طاقت بڑھانے کے لیئے سیاسی اغراض کے لیئے جب شدھی کی نام نہاد تحریک جاری کی تو ان علمائے سوء نے اپنا پیٹ پالنے کے لیئے تجارت کا نیا میدان تلاش کر لیا۔ اور فتنہ ارتداد کے مقابلہ کے نام سے غریب مسلمانوں کی جیبوں پر ہاتھ مارا۔ اور وہ جماعت جو معاویہؓ اور علیؓ کی جنگوں میں حضرت علیؓ پر حملہ کرنے والوں کو معاویہؓ کا یہ جواب سنایا کرتے تھے کہ سب سے پہلا شخص جو علیؓ کے علم کے نیچے لڑنے والا ہو گا وہ معاویہ ہو گا۔ وہ اپنے تیر بجائے کسی اور پر چلانے کے

مسلمانوں ہی پر چلانے لگے

کارزار شدھی کی اسلامی تاریخ نہایت دردانگیز اور افسردگی بخش ہے۔ مسلمانوں کا روپیہ ان جبہ اور عمامہ والوں نے کس طرح اڑایا۔ وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں جنہوں نے خود اس محاذ کو دیکھا ہے۔

تعلیم یافتہ اور دردِ دل لے کر کھڑے ہونے والے مسلمانوں نے جو کل تک ان علمائے سوء کی زبانوں پر کافر اور بدتر از کافر فرنگ تھے۔ اپنے وقت اور روپیہ کو خرچ کر کے ہر چند چاہا کہ ان تبلیغی انجمنوں میں کوئی روح اتحاد پیدا ہو۔ مگر ہم نے اپنے کانوں سے سُنا اور آنکھوں سے ان نظاروں کو دیکھا جہاں کہا جاتا تھا کہ ہم زید یا بکر کے ساتھ ایک چھت کے نیچے جمع نہیں ہو سکتے۔

غرض عین میدان جنگ میں ان لوگوں نے جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اشر الناس کہا ہے

اتحاد و یگانگت نہونے دی

برخلاف اس کے ہندوؤں نے ایک ہو کر اپنے تمام اختلافات کو الگ رکھدیا اور اس کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ ظاہر ہے۔

اب اسی مقصد اور عزم کو پورا اور مضبوط کرنے کے لیئے متھرا میں سنگھٹن اور شدھی کے خاص اجلاس کیئے گئے ہیں اور ایک عزم صمیم سے یہ لوگ اٹھے ہیں کہ

اسلامی ہند کو مرتد کریں

یہ ایک جنگ عظیم کی ابتدا ہے۔ اور اس کے لیئے جس قدر تیاری کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ

دشمنوں کی صف اول میں علما ہیں

جنہوں نے اسلام کی صداقت اور قوت کا انحصار اشتداد و جبر پر رکھدیا ہے ان کے نزدیک اسلام اپنی قوت دلایل و طاقت اعجاز سے زندہ نہیں اور وہ براہین نیرہ سے نہیں بلکہ تلوار و پتھروں کی بارش سے قایم رکھا جا سکتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اسلام میں اختلاف و انشقاق پیدا کر کے اسلام کے

حصنِ اتحاد میں شگاف پیدا کر دیا ہے

اور یہ نہایت خطرناک حربہ ہے جو اسلام کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے غرض افقِ متھرا سے گھنگور گھٹائیں اسلام کے خلاف اٹھی ہیں

یہ اجتماع اسی مقصد سے تھا کہ سنگھٹن اور شدھی کے متعلق ہندوستان کی مجموعی رائے اور عمل کا اندازہ ہو جاوے۔

بھائی پرمانند جی (جو تنظیم ہنود کے علم بردار ہیں) نے اعلان کیا ہے کہ "اس موقع پر مجھے سنگھٹن کا ایک عجیب منظر نظر آیا۔ دو لاکھ کے مجمع کا انتظام کوئی آسان کام نہ تھا۔ لیکن سنگھٹن کی یہ طاقت تھی کہ خود بخود کام ہوتا جا رہا تھا۔ سات دن کے عرصہ میں دو لاکھ میں سے کسی کو بھی حرف شکایت زبان پر لانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی"

آگے چل کر وہ کہتے ہیں

اس سنگھٹن کا دلفریب منظر مجھے جلوس میں نظر آیا۔ اس نے میرے دل پر ایک ایسا اثر پیدا کیا جو کبھی مٹ نہیں سکتا۔ جوش کا ایک سمندر تھا جو ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ لیکن جوش سے بڑھ کر جس چیز نے میرے دل پر اثر کیا وہ سنگھٹن تھا۔

غرض اس تقریب نے آریوں اور ہندوؤں کے اندر اتحاد اور تنظیم کی ایک روح پیدا کر دی ہے اور یہ اتحاد اپنے بقا و استقلال کے لیئے ہے۔

یہ تو اتحاد قومی کے متعلق شتابدی کا ایک پہلو ہے کہ وہ قوم جو ہزاروں ذاتوں اور فرقوں پر منقسم تھی جس میں چھوت چھات کا ایک ایسا سلسلہ تھا کہ ان کو ایک ہونے نہیں دیتا تھا مگر آج

وہ سب ایک ہیں

دوسرا پہلو تبلیغ و اشاعت مذہب کا ہے۔ ہندو مذہب کبھی دنیا میں تبلیغی مذہب نہیں سمجھا گیا۔ لیکن اس سیاسی ضرورت نے ہندوؤں کو تبلیغی مذہب کے حامل بنا دیا۔

وہ جو اپنے اندر بھی ہزاروں تفریق کے سامان رکھتے تھے اب نیچ سے نیچ قوموں کو (جو ان کے خیال میں اچھوت ہیں) مذہبی فرائض میں یکساں حقوق دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے پرانے نومسلموں کو اپنے اندر جذب کرنا شروع کر دیا اور شدھی کی تحریک سے مسلمانوں کو ہلا دیا۔ اس تحریک میں ان کے سیاسی رہنما۔ مذہبی پیشوا اور راجے مہاراجے تک شریک ہو گئے۔ مگر مسلمانوں کے عمائد اور اوسط درجے کے آدمیوں کو بھی یہ توفیق نہ ملی۔ حکمران رئیسوں سے توقع ہی کچھ نہیں۔ اب اس تقریب پر اسلامی ہند کو مرتد کرنے کے لیئے اور...

ہندوستان سے باہر اپنی طاقت کو مذہب کے نام سے پھیلانے کے واسطے پانچ لاکھ کا اپیل کیا ہے۔ جس میں سے دو لاکھ کے قریب جمع کر لیا۔ اور باقی جمع ہو جانا یقینی ہے اب اس سے اندازہ کر لو کہ کس عزم اور استقلال سے انہوں نے اس مشن کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ ہم خانہ جنگی اور استخوان فروشی میں مصروف ہیں اور داستان ماضی پر مرثیہ خوانی کر کے خوش ہو رہے ہیں۔ اور آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ یہ اسلام کے وقار اور اس کی قوت کو کھوکھلا کر دینے والی بات ہے

آج کے اخبار میں کسی دوسری جگہ ہمعصر مدینہ کا ایک نوٹ میں نے دیا ہے کہ اسوقت رجم مرتد کی بحث غیر ضروری ہے لیکن اب جبکہ یہ بات ان دشمنان اسلام ملاؤں نے چھیڑ دی ہے

تو ضرورت ہے کہ اس پہلو کو صاف کر دیا جاوے۔ کیونکہ یہ اسلام کے درخشاں چہرہ پر ایک داغ ہے۔ اس لیئے میں نے ارادہ کیا ہے (بحول تعالیٰ) کہ مسٹر ظفر علی خان صاحب نے جو سلسلہ زمیندار میں شروع کیا ہے اس کا جواب دیا جاوے۔ بہر حال یہ ایک ضمنی بات ہے میں مسلمانوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے لیئے ہندوستان میں خطرہ عظیم درپیش ہے۔ اور اگر اس کے مقابلہ کا متحد ہو کر انتظام نہ کیا گیا تو بہت بڑا اندیشہ ہے۔

ان حالات میں **احمدی جماعت** کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس جماعت کو اس عصر میں اسلام کی حفاظت و خدمت کے لیئے منتخب کیا ہے اور اسلام سب سے زیادہ غیروں سے نہیں بلکہ اپنوں سے خطرہ میں ہے+

اسلامی تعلیم اور عقاید کے معلم یہ علمائے دین تھے جو وارث انبیاء کہلاتے ہیں۔ مگر ان کی حالت یہ ہے

عالماں را روز و شب باہم فسار جوش نفس

اسلامی تعلیم کی خوبیوں اور ان کے دلایل کے بیان کرتے سے عاجز ہیں انہوں نے اس عہد علم و دلیل میں کہدیا کہ **مذہب میں عقل کو دخل نہیں**۔ جب علیگڈھ کالج کی بنیاد رکھی گئی۔ تو انگریزی تعلیم کی مخالفت کی۔ اور جب وہاں کے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے عقلی دلایل کا مطالبہ کیا تو ان کو کافر کہدیا۔ اور اب جب خدا تعالےٰ نے ایک سلسلہ کو برپا کیا۔ اور اپنا مرسل نازل کیا جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو عملی سچائیوں اور زندہ خوارق اور عقلی دلائل سے ثابت کرے اور اس نے ایک جماعت اشاعت اسلام کی تڑپ اور درد رکھنے والی پیدا کر دی اور ایک مستحکم نظام قائم کر دیا۔ تو ان علمائے سوء نے اپنے فرائض کا محور صرف اس کی مخالفت کو قرار دے لیا۔ اور اس مقصد کے لیئے اسلام کو بدنام کرنے سے بھی پرہیز نہ کیا اور اس طرح پر یہ

دشمنان اسلام کی صف اول میں کھڑے ہیں

پس ضرورت ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ استقلال اور ہمت سے کام لے کر آگے بڑھیں اور اس فتنہ کے مقابلہ کے لیئے اپنی کوششوں کو متحد کریں اور خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے لیئے اپنی حالت میں تبدیلی کریں۔ ہم اپنی کمر کو کھول نہیں سکتے بلکہ ضرورت ہے کہ ہر وقت اپنی کمر کسی رکھیں اور اپنا چراغ جلتا۔

ہم کو ان لوگوں کا ہی مقابلہ نہیں کرنا۔ جو اسلام پر باہر سے حملہ کر رہے ہیں بلکہ ہم نے ان سے بھی اسلام کو بچانا ہے جو اندر رہ کر دوست کہلا کر اپنے اعمال سے اس کو نقصان پہونچا رہے ہیں خواہ وہ نہ جانتے ہوں کہ ان کے اس عمل کا کیا نتیجہ ہے۔؟ مگر اب جب حقیقت کھل گئی ہے تو اس سے چشم پوشی نہیں ہو سکتی اس لیئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو واقف کیا جاوے کہ

یہ لوگ اسلام کے لیئے کیا کر رہے ہیں؟

خریداران اخبار خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا ضرور خیال رکھیں ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں شکایت سے معاف فرمایا جاوے
منیجر

سزائے سنگساری

اخبار پرتاب لاہور میں ایک صاحب جالندھر سے لکھتے ہیں کہ کابل کے جن احمدی اشخاص کو غلطی سے مرتد سمجھ کر سزائے سنگسار دی گئی ہے اس پر ہر ایک انسان نے جو مذہب کی حقیقت سے آشنا ہے اظہار رنج و افسوس کیا ہے مگر ان لوگوں نے جن کو سلسلہ احمدیہ سے عداوت ہے فعل سنگساری کو پسند کرنے کے علاوہ تائید بھی کی ہے اور اس تائید و حمایت کا ماخذ قرآن پاک بیان کیا جاتا ہے۔ بندہ نے ایک ہفتہ ہوا ہے مسٹر ظفر علی خان کو لکھا تھا کہ آپ چونکہ سزائے سنگساری پر کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیئے ضرورت ہے کہ خدا ترسی سے کام لیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی لکھا تھا کہ آپ پارہ دوم کی آیت پر ضرور غور کریں کیونکہ مرتد کی سزا لفظ کافر میں مضمر ہے۔ جو اس کی طبعی موت کے بعد وارد ہوگی۔ ہاں وہ لوگ ضرور قابل سزا تھے جو مرتد ہونے کے بعد مخالفین اسلام کے ہمراہ ہو کر تلوار اٹھاتے رہے۔ اس سے بھی آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ اسلام نے تلوار اٹھانے میں ہرگز ابتدا نہیں کی اور نہ ہی وہ زیادتی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اگر قرآن پاک کی تفاسیر میں شخصی آرا کا دخل نہ ہوتا اور منہاج النبوۃ ایسی کتب بھی نہ لکھی جاتیں تو غیر مذاہب کو اعتراضات کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ ان شخصی آرائے نے قرآن پاک کو اپنے موضوع پر رہنے ہی نہیں دیا۔ میں نے اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ سزائے سنگساری قرآن پاک کی طرف منسوب نہ کریں۔ کیونکہ سزائے سنگساری کی تعلیم قرآن کے صریح خلاف ہے۔"

کابل کی سنگساری اور حضرت خلیفۃ المسیح کا جذبۂ شکر گذاری

۲۰- مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کابل کے واقعہ سنگساری میں اپنی جماعت کے احساس و جذبات پر ریویو کرتے ہوئے ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس واقعہ میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے وہ خواہ عیسائی ہوں یا ہندو۔ غیر احمدی ہوں یا غیر مبائع آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے جذبات امتنان و تشکر کا اظہار فرمایا+

آپ نے اپنی جماعت کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ وہ احمدی نہیں جو اس موقع پر اپنے ان بھائیوں کے لیئے جو کابل میں ہیں دعا نہیں کرتا اور بالالتزام اور باقاعدہ دعا نہیں کرتا۔ اور عجز و انکساری سے دعا نہیں کرتا کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان بھائیوں کو ان مشکلات سے مخلصی بخشے+

حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ خطبہ نہایت پُرجوش اور جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا کرنے کا انشاء اللہ ذریعہ ہوگا۔

اپنے اس خطبہ میں غیر مبائعین کے اس طریق ہمدردی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے جو انہوں نے شہیدان کابل سے کی ہے آپ نے فرمایا کہ باوجودیکہ میرے ساتھ ان کو عداوت ہے۔ لیکن میرے دل میں ان کے لیئے محبت کے جذبات پیدا ہوئے ہیں+

یہ خطبہ ابھی نامکمل ہے۔ اگلے جمعہ میں حضرت اسی سلسلہ میں خطبہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں+

مقدمہ بازی

ڈسٹرکٹ گزٹ علیگڈھ میں ایک مختصر سا عنوان "دو منٹ کی خلوت" ہوتا ہے۔ اور اس کے تحت میں نہایت قیمتی اور قابل عمل اقتباس دیا جاتا ہے تازہ ترین پرچہ میں مقدمہ بازی کے متعلق لکھا ہے۔

"میں نے بہت سے ایسے خاندان دیکھے ہیں جو بلحاظ دولت آسودہ اور فارغ البال تھے مگر مقدمہ بازی کے شوق نے کاسہ گدائی ان کے ہاتھ میں دیدیا یہ عجیب بات ہے کہ اکثر معمولی سے معمولی معاملات بھی جن سے درحقیقت کوئی نقصان نہیں پہنچتا محض مقدمہ بازی کے شوق میں مقدمہ بنا لیئے جاتے ہیں کہ بات کی بات میں فریقین کے ہزاروں روپئے بیکار صرف ہو جاتے ہیں"

حقیقت میں مقدمہ بازی نے ہندوستان کو اور خصوصاً مسلمانوں کو تباہ کر دیا ہے+ احمدی جماعت بڑی ہی خوش قسمت ہے کہ ان میں مقدمہ بازی کی بہت بڑی اصلاح ہو چکی ہے+

دارالامان کا ہفتہ

۱- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۶ مارچ ۱۹۲۵ء کو کجاک تشریف لے آئے۔ آپ رسول ضلع گجرات کیپٹن ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے پاس گئے تھے جمعہ آپ نے لاہور پڑھا یا۔ قادیان آکر آپکو درد کمر کیوجہ سے کچھ تکلیف رہی الحمد للہ اب آرام ہے۔ اور آپ حسب معمول ہر جاتمیں امور مہمہ خلافت کو سرانجام دے رہے ہیں+

۲- احمدی خواتین کی تعلیم تربیت کے سلسلہ میں آپ نے زیر نگرانی خود ۰ مارچ ۱۹۲۵ء کو ایک مدرسہ جاری کیا ہے جس میں حضرت خود بھی تعلیم دیتے ہیں اور مولوی شیر علی صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب کو آپ کی معیت میں سلسلہ کی آیندہ نسلوں کی امین مستورات تعلیم و تربیت کی عزت نصیب ہوئی ہے بہت جوش اور اخلاص کے ساتھ کام جاری ہے۔

۳- حضرت اقدس لاہور ایک لکچر دینے کیلئے عنقریب جانیوالے ہیں۔

۴- حضرت ام المومنین اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی مع الخیر دارالامان واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۵- ۲۰- مارچ ۱۹۲۵ء کو میرے محترم بھائی ابو بکر یوسف جمال کے صاحبزادہ محمد سعید صاحب کا رخصتانہ ہوا احباب کو معلوم ہے کہ ان کا نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحب کی دوسری صاحبزادی سے دو ہزار روپیہ مہر پر خود حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھا تھا۔ اللہ تعالےٰ اسے بابرکت فرماوے۔ اور دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لیئے بہت ہی نعمتوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین+

تبلیغی انجمنوں کا حساب کتاب

خلافت کمیٹیوں کے حساب کتاب کا رونا ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ بعض اخبارات میں یہ جائز سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ تبلیغ کے نام پر جو انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ ان کو اپنا حساب و کتاب شائع کرنا چاہئیے۔ اور وہ تفصیلی ہو۔ یہ سوال قابل غور اور قابل جواب ہے بہت سی انجمنیں فتنہ ارتداد کے وقت قائم ہو گئیں۔ اور انہوں نے مسلمانوں سے اس مقصد کے لئے روپیہ لیا۔ مگر جو کام انہوں نے کیا وہ کم از کم ان لوگوں سے مخفی نہیں جو اس میدان میں کام کرتے تھے۔ بہرحال مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تبلیغ کے نام سے روپیہ لینے والوں سے حساب کتاب لیں۔ ہمعصر "سچ" صاف لکھتا ہے۔ کہ "اخباروں میں چندوں کی فہرستیں تو چھپتی تھیں۔ مگر خرچ کا حساب بھی تو چھپنا چاہئیے" غریب مسلمانوں کا روپیہ نہایت بیدردی سے خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اب چندہ دیتے وقت لوگ ہچکچاتے ہیں۔

ارتداد اور سزائے رجم

اس عنوان سے ہمعصر "مدینہ" نے سندھ ذیل نوٹ لکھا ہے۔ میں اسے بلا کم و کاست صرف اس لئے درج کرتا ہوں۔ تاکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوتا رہے۔ کہ ہمارے متعلق اخباری رائے کیا ہے۔ دیکھنا چاہئیے دیوبندی طائفہ اس پر کیا گل افشانی کرتا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی بدقسمتی سے ہندوستان میں پھر "سنگساری اور سزائے ارتداد" کی ناگوار اور غیر ضروری بحث اخبارات میں چھڑ گئی ہے ہم اس پر قبل ازیں کہہ چکے ہیں۔ کہ حالات موجودہ میں اس قسم کے معاملات میں قوت علم و استدلال صرف کرنا بیکار بلکہ مضر ہے مرتد کی سزا رجم ہے یا نہیں قطع نظر اس بحث کے غور طلب امر تو یہ ہے کہ کیا قادیانی واقعی سزائے رجم کے مستوجب ہیں؟ ان کی تاویلات رکیکہ اور اوہام باطلہ ہزار قابل نفرین اور سزاوار ملامت ہوں لیکن جب تک وہ توحید و رسالت قرآن، حدیث، فقہ اور حشر و نشر قیامت جزا و سزا وغیرہ کے قایل ہیں خواہ کسی رنگ میں قایل ہیں ان کو مرتد کہنا ہمارے نزدیک درست نہیں۔ اور صرف ایک غلطی کی بنا پر ان کا رجم سیاسیات اسلامی کو سخت نقصان پہنچانے کا موجب ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ ان میں کا ایک فریق ختم رسالت کا اس رنگ میں قایل نہیں۔ جس رنگ میں قرآن کی نصوص قطعیہ منوانا چاہتی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ صرف تاویل کے مجرم ہیں اس لئے انکار کے ملزم نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ قرآن کی تفسیر وہ قیاسی اور بالرائے کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ وعید کافی سزا ہے جو شارع علیہ السلام فرما چکے۔ ان کے دوسرے غلط باطل اور بیہودہ عقاید بھی عالم اسلام کے عقاید و مسلمات سے مختلف ہیں۔ لیکن یہ بھی محض تاویل اور اختلاف رائے کے ماتحت آتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح اختلاف رائے کی بنا پر امت کے ایک گروہ کا قتل و نہب جائز قرار دیا جاوے۔ تو ہم نہیں جانتے کون سا گروہ سزائے رجم سے بچ سکتا ہے۔ ان صورتوں میں ہمارے دل کے اندر بھی باوجود عقاید احمدیہ کی انتہائی نفرت انگیز روش و شعار کے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ہم افغانستان کی سلطنت خداداد کے استحکام اور امیر غازی ایدہ اللہ بنصرہ کے وقار و سطوت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ دربار کابل اپنی قوت ایک ایسے فریق کے استیصال میں صرف کرے۔ جس کو زمانہ خود ہی مٹا رہا ہے مناسب یہ ہے۔ کہ قادیانیوں میں مدافعت کی روح پیدا کر کے ان کو قوی نہ کرے۔ آج بین الاقوامی تعلقات بین الاقوامی تجارت اور بین الاقوامی مصالح کی موجودگی میں امت مسلمہ کا اس طرح انتشار و انشقاق کی روش چلنا مصالح اسلامی کے لئے بیحد مضر ہے ہمیں خوف ہے۔ کہ علمائے کرام کی خاطر نازک پر یہ جملے گراں گذرینگے۔ لیکن اسلام کی محبت مجبور کرتی ہے کہ اپنی رائے نیک نیتی سے پیش کر دیں۔

تبت کے لامے انگلستان میں

حال میں تبت کے ساتھ لامے سیاحت انگلستان کے لئے تشریف لے گئے تھے ان کے متعلق اخبار "ایوننگ نیوز" لکھتا ہے۔

چار مذہبی رہنماؤں میں سے دو بلحاظ پیدائش اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے اوقات متانت و سکوت میں انکی ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تبت میں وہ اپنے علم و تقدس کے باعث عظیم الشان شخصیت کے مالک ہیں

اس جماعت کا دلچسپ ترین فرد لامائے اعظم ہے۔ جس کا نام جام گاما ہے (آپکا پورا نام گاما چیننیں جمپو ہے اور پکار جام گاما ہی جاتا ہے) لامائے موصوف پر لنڈن اور سیاحت لنڈن کے جو اثرات ہوئے ہیں۔ وہ آپنے "ایوننگ نیوز" کے نامہ نگار سے یوں بیان کئے:۔

تبت سے جہاں میں پانچ سال تک خلوت و تنہائی کی زندگی بسر کرتا رہا روانہ ہو کر جب ہم پہاڑوں پر چڑھے تو شیطانوں نے ہمارے کان بند کر دیئے۔ اور ہم سننے سے قطعاً معذور ہو گئے مگر ہم نے مقدس پانی کے ساتھ اپنے کان دھوئے۔ جس ان پلید چیزوں سے ہمیں نجات ملی۔ اس کے بعد ہمارا سفر مسرت انگیز تھا۔ حتیٰ کہ ہم ایک مکان میں پہنچے۔ جو پانی کے میدانوں کے کنارے پر کھڑا تھا۔ (لامائے موصوف کی مراد اس جہاز سے ہے جس پر سوار ہو کر آپ انگلستان پہنچے) ہمیں ڈر تھا۔ کہ اسے جنات کھڑا کئے ہوئے ہیں۔ اور جونہی کہ ہم ذرا غافل ہوئے۔ وہ ہمیں اسے گرا کر ڈبو دیں گے۔

گو ہم خوفزدہ تو بہت ہوئے۔ مگر اسکی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس تیرنے والی خانقاہ کے وسط میں جا بیٹھے۔ اور اپنے کمروں میں مذہبی عبادت شروع کر دی۔ مگر جنات نے پھر ہم پر حملہ کیا اور دفعتہً ہمیں بہت سی تکلیف پہنچائی۔ اس وقت جبکہ ہم اپنی عبادت میں مصروف تھے۔ وہ ہمارے جسم میں داخل ہو گئے جس پر ہم بیمار پڑ گئے۔ ہم نے پھر مقدس پانی نکالکر اسے استعمال کیا۔ اور مقدس مشعلیں روشن کیں۔ اس طرح چند دنوں کے بعد ہم اپنے جسم سے جنات کو خارج کرنے میں کامیاب ہو گئے جس سے ہماری صحت بحال ہو گئی۔ اور ہمارا مذہب از سر نو پھر قائم ہو گیا۔

اڑنے والے کمرے اس کے بعد ہمیں ایک اڑنے والے کمرے میں داخل کیا گیا (آپ کی مراد ریلوے گاڑی سے ہے) جس کے ساتھ اڑنے والے اور بھی کئی کمرے ملحق تھے۔ اور آگے دھوئیں کا ایک سیاہ شیطان جکڑا ہوا تھا جو زبردست شور و غل کرتا ہوا ہمیں اڑا کر وہاں سے لے آیا۔ مگر اس اذیت کا جلدی ہی خاتمہ ہو گیا اور ہمیں ایک چھوٹے سے کمرہ میں بٹھایا گیا جو نرم نرم چکروں پر کھڑا تھا (موٹر کار سے مراد ہے) اور جو ہمیں اطلاع دئے بغیر متحرک کمروں کے ایک جم غفیر میں جا گھسا۔ اور آخر کار ہمیں مقدس کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

انگریز قوم کے متعلق لامائے موصوف کی رائے میرے خیال میں آپ انگریز لوگ ایک انتہائی عجیب و غریب مخلوق ہیں آپنے زندہ مشینیں بنا لی ہیں۔ جو آپ کے تمام کام کرتی ہیں اپنے مکانات کی دوسری چھتوں میں آپ متحرک پنجروں میں بیٹھ کر جا پہنچتے ہیں۔ اگر کوئی مکان تباہ کرنا ہو تو آپکے پاس ایسی خطرناک مشینیں ہیں۔ جو اسکی اینٹ سے اینٹ بجا دیتی ہیں اور جب حرکت اور سیر کو جی چاہتا ہے۔ تو آپکے لئے متحرک کمرے موجود ہیں۔ جو آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ لوگ مذہب کے کافی پابند نہیں ہیں۔ ایک وقت ایسا ضرور آئیگا جب یہ مشینیں آپ سے ناراض ہو جائینگی۔ اور اپنا کام آپ لوگوں سے کروائیں گی۔

دیوسماج کا لٹریچر آریہ سماج کے متعلق

دیوسماج لاہور کی طرف سے حال میں چند ٹریکٹ شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں آریہ سماج کے بعض اصولوں اور عقاید پر ان کے ہی مسلمات کے رو سے بحث کی گئی ہے۔ یہ زمانہ اشاعت کا بہر ہے۔ اور اس میں تمام مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں۔ جو مذاہب اپنی تعلیم کو مخفی رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ وہ بھی آج اپنی تعلیم کی اشاعت کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہر شخص کو آزادی کے ساتھ ہر ایک مذہب کے معتقدات پر تنقید کا حق پیدا ہو گیا ہے۔ دیوسماج کے پرانے گرمچاری بھائی امر سنگھ جی نے جو رسالے میرے پاس بغرض ریویو بھیجے ہیں۔ میں مجموعی طور پر یہ کہنے کے قابل ہوں۔ کہ آریہ سماج کے عقاید و تعلیم کی حقیقت معلوم کرنیکے لئے ان رسالوں کو پڑھنا ضروری ہے ہماری جماعت کو چونکہ ہر ایک مذہب والے کے ساتھ مختلف اوقات میں مباحثے اور مناظرے کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کا مواد ان کے پاس رہنا ضروری ہے۔ ان رسالوں میں سے ایک کا نام ہے۔ "آریہ سماج کی مستند مذہبی کتب میں خوفناک گناہوں اور جرموں کی تعلیم" اس کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس چھوٹے رسالہ میں دس مختلف عنوان قائم کئے آریہ سماج کی مستند مذہبی کتب سے خوفناک جرائم کی تعلیم کو دکھایا گیا ہے قیمت ۲ر "مسئلہ نیوگ کی حقیقت" نیوگ جیسے حیا سوز عقیدہ کی حقیقت آٹھ مختلف عنوانوں کے نیچے جانچی گئی ہے اور دوسرے باب میں دیوسماج کی تعلیم کو دیانندی تعلیم کے بالمقابل پیش کیا ہے۔ قیمت ار

آریہ سماج کی اندرونی تصویر قیمت ۔ یہ ٹریکٹ ہے تو چھوٹا سا۔ مگر بہت قیمتی مواد اس میں خود آریہ مہاشیوں کی تحریرات سے جمع کیا گیا ہے۔ ۳۰ مختلف عنوانوں کے

تحت میں تصویر کھینچی ہے۔

دیانندی ویدک گپوڑوں اور ویدک لغویات کے چند دلچسپ نمونے قیمت تین پیسے۔ اس کا مضمون بھی نام سے ظاہر ہے۔

آریہ سماج کے بانی کے رشی بودھ کی اصل حقیقت قیمت ۱/ یہ ٹریکٹ دراصل وہ مضمون ہے۔ جو دیانند شتابدی کے موقعہ پر اڈیٹر آریہ گزٹ کی درخواست پر ایک سماج نے لکھا ہے۔ اور اس تمام خط و کتابت کو بھی درج کردیا ہے۔ یہ ٹریکٹ بہت ہی دلچسپ ہے۔ رشی بودھ کی فرضی داستان کو خوب کھولا ہے یہ تمام ٹریکٹ سپرنٹنڈنٹ دیو سماج دھن سمپتی بیاگ آفس لاہور سے ملیں گے۔

ان ٹریکٹوں میں سب سے بڑی اور عمدہ بات یہ ہے۔ کہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ آریہ سماج کی مستند کتابوں اور تحریروں سے لیا گیا ہے۔

اتحاد المسلمین کیلئے عالمگیر کانفرنس

معزز ہمعصر "مدینہ" نے اتحاد المسلمین کے لئے جس عالمگیر کانفرنس کی تحریک کی ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ مسلم پریس اسی کامیاب بنانے کے لئے اپنے قلم و دماغ سے کام لے۔ میں جہاں ان مشکلات کو جو اس کی راہ میں ہیں محسوس کرتا ہوں۔ وہاں اس کی ضرورت اور اہمیت کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔

ہندوستان کی موجودہ فضا اس امر کی داعی ہے۔ کہ تمام فرقوں کے مسلمان اکٹھے ہوکر اتحاد کی کوئی صورت پیدا کریں۔ ہمعصر "مدینہ" عتصام بہ حبل اللہ کا سبق یاد کرا رہا ہے۔ اور اس میں اسکی کوئی ذاتی غرض مخفی نہیں۔ جہاں آئے دن بیسیوں کانفرسیں کرتے ہو۔ اس کانفرس کو منعقد کرو۔

مجھے یقین ہے کہ مسلم پریس اس کانفرس کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش کریگا۔ ہمعصر "مدینہ" اپنے درد دل کا اظہار اس طرح پر کرتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم نے تین اشاعتوں میں ایک مقالہ افتتاحیہ پیش کیا تھا۔ اور اپنے مقتدر لیڈروں، معزز اسلامی معاصرین اور حضرات علماء کرام وغیرہ سے درخواست کی تھی۔ کہ ہندوستان کے اندر ایک عالمگیر کانفرس منعقد کرنے کے لئے کوئی صورت اختیار کریں۔ اور اس کی ممکنات اور غیر ممکنات سے قطع نظر کرکے اس کی اہمیت پر غور کریں۔ اس سلسلہ مضامین میں جو کچھ مختصراً ہم سے عرض کیا جا سکا۔ وہ پیش کردیا تھا۔ غالباً اس امر سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ ہندوستان میں موجودہ سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ باہمی افتراق اور تشتت ہم کو تیسری قوم کا غلام اور محکوم نہ بنا دے۔ اور ہماری معذوری اور مجبوری پر دائمی مہر ثبت ہوجائے لیکن ہم کو نہایت افسوس اور مایوسی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف مسلم اجتماع کی حالت خراب ہے۔ بلکہ انفرادی حیثیت میں بھی ہر شخص اپنی اپنی محدود اغراض کی تکمیل میں اسقدر منہمک اور مستغرق ہے۔ کہ کسی اجتماعی فلاح اور صلاح کا خیال نہیں پیدا ہوتا۔ ہم اپنے معزز قائدین اور معاصرین وغیرہ سے دریافت کرنیکی جرأت کرتے ہیں۔ کہ آیا یہ مسئلہ زیادہ اہم ہے یا اپنی محدود اغراض کی تکمیل کا مسئلہ۔ آزادی ہو یا حریت، سوراج ہو یا حکومت وطنی غرض کوئی سیاسی ارتقائی منزل ہو بیکار اور محض بیکار ہے۔ اگر اس کے افراد کے اندر اجتماعی کیفیت نہیں پیدا ہوتی ہے۔ انفرادی اغراض کا پورا ہونا خود اجتماعی درستگی پر ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مسلمانوں کی زندگی کے ساتھ ہندوستان کے اندر جس قدر مسائل وابستہ ہیں۔ خود ان کا انحصار بھی اس جدوجہد پر بقاء۔ مسئلہ خلافت اور جزیرۃ العرب سے لیکر شدھی اور سنگٹھن کی مدافعت تک کیلئے اگر کوئی صورت حل کی ہے۔ تو وہ اتحاد بین المسلمین ہے۔ لیکن ہمارے قائدین اور ہمارے معزز معاصرین اور دیگر ذمہ دار ہستیاں اس کی نزاکت پر غور کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہمارے اس مقالہ پر سوائے اخبار "الحکم" کے کوئی مسلمان اخبار اپنی معزز رائے سے ہمکو مستفید نہ فرما سکا۔ یہ کسقدر عظیم الشان فقدان ہے امداد اعانت اور نشر و تبلیغ کا جو ہمارے بدنصیب اجتماع کے اندر پیدا ہوگیا ہے۔ ہمکو بڑے بڑے لوگوں سے تو امید بہت ہی کم تھی کہ وہ کوئی دست اعانت ہم جیسے ضعیف القوت افراد کی طرف بڑھائینگے البتہ شکایت اُن معاصرین سے ہے جو تنظیم و تبلیغ، حفاظت و دفاع کا اہم فرض انجام دینے کے مدعی ہیں خصوصاً پنجاب کے اخباروں سے جو جماعتی کشمکش کے اندر نمایاں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں لیکن جماعتی صلح میں کسی شوق کا اظہار نہیں فرماتے۔ ہم اپنے معزز ہمعصر "الحکم" کے شکرگذار ہیں۔ کہ اس نے اچھی بری جیسی بھی رائے تو پیش کی۔ اور مسئلہ مذکور کی ناممکنات پر تبصرہ کیا ہے۔ ہمعصر مذکور کے اس دعوے کو ہمیں جبراً قہراً تسلیم کرنا پڑا۔ کہ اس تلخ نوائی میں کوئی مسلم اخبار ہمنوا نہ ہوا۔ بہرحال ہم پھر ایک مرتبہ اپنے معزز معاصرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مرتبہ اس مسئلہ میں اللہ کا نام لے کر کوشش تو کریں۔ کامیابی و ناکامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔

امریکہ میں بے تار برقی آلہ کے ذریعہ تبلیغ مذہب

آج کل امریکہ میں مذہب کی تبلیغ کے لئے بے تار برقی آلہ سے کام لیا جاتا ہے لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے بیٹھے کسی لیکچر کو سن لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس طرح پر ایک پیغام لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر اس سے وہ روح نہیں ہو سکتی۔ جو مذہبی جرأت اور جذبہ کو بھڑکاتی ہے۔ رومن کیتھولک پادریوں نے دس ہزار پونڈ کے خرچ سے نیویارک میں اس مقصد کے لئے ایک آلہ لگانے کا انتظام کیا ہے۔ اس قسم کی تحریکوں اور ایجادوں سے مذہب ان کی نظروں میں کھلونا سا بن رہا ہے۔

بعض مسلم جرائد کی تنگدلی

سیالکوٹ میں انجمن اسلامیہ کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ہمارے مکرم بھائی ماسٹر نیر مبلغ افریقہ و انگلستان کی بھی ایک تقریر ہوئی۔ لیکن لاہور کے زمیندار اور سیاست نے اس جلسہ کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور زمیندار نے ظفر الملت کی قصیدہ فرائی اور سیاست نے سید حبیب کی پرجوش تقریر شاندار الفاظ میں ذکر کرنے پر کفایت کی۔ احمدی مبلغ مدح و ذم کے مقام سے بالاتر ہیں۔ وہ خدا کے لئے بولتے اور خدا کی رضا کے لئے ان جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ انہیں اس امر کا ذرہ بھی خیال اور واہمہ نہیں ہوتا کہ ان کی تقریر کو لوگ کس نظر سے سنیں گے۔ وہ حق کہنا چاہتے ہیں۔ اور حق پہنچانا ان کا کام ہے۔ مگر ان اخباروں کی تنگدلی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ اس بات کے بھی روادار نہیں۔ کہ ہمارے مبلغین کا نام تک بھی درج کریں۔ یہ رواداری ہے یا تنگدلی۔

جدید وزارت مصر

مصر میں انتخابات کا معرکہ ختم ہو گیا۔ زغلول پاشا بھی منتخب ہو گئے۔ مگر یہ حیرت انگیز بات ہے۔ کہ وزیر اعظم حسب معمول ہی مقرر ہوئے۔ اور وزیر خارجہ بھی وہی۔ وزارت زغلول کے صرف دو وزیر اسماعیل اور موسٰی فواد وزیر امور عامہ اور وزیر جنگ مقرر ہوئے ہیں۔

درخواستِ دعا

(۱) سیٹھ ابراہیم صاحب سکندرآبادی بیکار ہیں۔ اور کثیر الاخراجات ہیں دائم المریض ہیں احباب اُن کے دینی دنیوی ترقیات کے لئے اور بیماری سے شفا کے لئے مستقل طور پر دعا فرماویں۔

(۲) مدرسہ تعلیم الاسلام کے اُن طالب علموں کی کامیابی کے لئے جو امسال انٹرینس کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ عزیزم محمد داؤد خلف عرفانی بھی ان میں ہیں۔

(۳) مجاہد مصری کی رفع مشکلات اور کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے

(۴) میں ایک سفر کا ارادہ کرتا ہوں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کے لئے کامیابی کی دعا کریں۔ کہ اس سفر کی ہر حرکت و سکون خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے سلسلہ کی اشاعت و فلاح کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے سامان پیدا کر دے اور اس کے علم میں مفید و بابرکت ہو۔

بقایادار توجہ فرماویں

براہ مہربانی خریداران الحکم اپنا بقایا صاف کر کے ہمیں مشکور فرماویں۔ ان کی خدمت میں وی پی جاری کئے جاتے ہیں وصول کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جن دوستوں کو دوبارہ وی پی کیا جاتا ہے۔ وہ وصول فرمائینگے اور ان کو وی پی کی واپسی کا ہرجانہ بھی ادا کرنا ہوگا فقط

(مینجر الحکم قادیان)

ایک لاکھ کی تحریک

زر ریز و زر خیز

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلہ رز را
چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

ایک لاکھ کی تحریک میں ناظر صاحب بیت المال کی پہلی ماہواری رپورٹ شایع ہوگئی ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کل وعدے ۱۵/ مارچ ۱۹۲۶ء تک حسب ذیل ہوئے ہیں:-

جماعت قادیان معہ مستورات و کارکنان صیغہ جات	۱۷۰۹۸-۷-۳
جماعت ہائے بیرونی	۳۲۳۸۳-۶-۱۰
کل میزان	۴۹۴۸۱-۱۴-۱
نقد وصولی	۱۶۴۹۶-۷-۶

ان رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال کا نوٹ ہے کہ قادیان کے سوائے بیرونی جماعتوں سے جواب تک وعدے آئے ہیں ان میں سب سے بڑی رقم وعدہ (۳۵۰۸) پشاور کی جماعت کی ہے اور سب سے زیادہ رقم وصول شدہ (۱۴۲۸) کلکتہ کی جماعت کی ہے۔ افراد میں سب سے زیادہ رقم بیرونی جماعتوں کے افراد میں ملک صاحب خان نون فاضلکا ضلع فیروزپور کی طرف سے چھ سو روپیہ وصول ہوئے ہیں اور کلکتہ میں حکیم ابوطاہر صاحب کے چھ سو اور ان کی بیوی کے سو روپیہ ملا کر سات سو ہوتے ہیں۔

اپنی آمد کے لحاظ سے سب سے زیادہ دینے والے حاجی عبدالکریم صاحب کراچی کے ہیں جنہوں نے تین ماہ کی آمد دی ہے بیرونی جماعتوں میں یہ صاحب سب سے زیادہ دینے والے ہیں لیکن قادیان میں ایک صاحب صوفی محمد یعقوب صاحب نے اپنی ماہواری آمد کا چار گناہ چندہ دیا ہے"

چونکہ ناظر صاحب اس رپورٹ کو چھاپ کر احباب کی خدمت میں روانہ کر چکے ہیں اس لئے مجھکو ضرورت نہیں کہ میں فہرست کو شایع کروں

ایک مہینے کے اندر تحریک کا یہ نتیجہ اوسط کے لحاظ سے لضعف کہا جاسکتا ہے مگر اس خیال سے کہ تحریک کی ابتدا میں کیا کچھ مشکلات کارکنوں کو ہر جگہ پیش آتی ہیں ان کو مدنظر رکھکر یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ

خدا کے فضل سے تحریک کامیاب ہوئی

جہاں آج، کروڑ مسلمانوں کی انجمنیں تبلیغی اغراض کے نام سے جھولیاں گلے میں ڈالے در بدر دورہ کر رہی ہیں اور مہینوں بلکہ سالوں میں بھی اس قدر رقم انہیں نہیں ملتی خدا کے مرسل مسیح موعود کی جماعت دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت اس مالی قربانی سے دے رہی ہے اور ایسے وقت میں جبکہ گرانی کا خوفناک طوفان امڈا چلا آرہا ہے۔

اس تحریک کی کامیابی کی بشارتیں بعض احباب کو بذریعہ رویا بھی ہوئی ہیں اور انہیں اپنی مساعی کی قبولیت کے نظارے دکھائے گئے ہیں۔

چودہری حاجی غلام احمد خان صاحب کریام ضلع جالندہر کی انجمن کے صدر ہیں اور نہایت مخلص اور پرجوش ہیں انہوں نے رویا میں ۶ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھا کہ مسجد مبارک میں احباب کھڑے ہیں اس اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں نماز ظہر یا عصر کا وقت ہے چودہری صاحب نے السلام علیکم کہا حضور نے انکو مخاطب کرکے فرمایا

"دو تحریکیں پہنچ گئی ہیں"

چودہری صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور پہنچ گئی ہیں زور شور سے جاری ہیں حضور کے تشریف فرما ہونے پر احباب بھی بیٹھ گئے پھر حضور نے خطاب کرکے فرمایا۔

"کہ ضلع جالندہر کے انجمنوں اور میاں رحمت اللہ بنگہ میں زور شور سے تحریکیں جاری ہیں"

چودہری صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ تحریکیں جاری ہیں اور جو ان پر عمل کرتا ہے اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک مثال بیان فرمانے لگے احباب غور سے سننے لگے مگر چودہری صاحب کو وہ مثال یاد نہ رہی اسکے بعد نماز کھڑی ہوگئی۔

یہ رؤیا اس تحریک کی قبولیت اور اس کے ثمرات اور حصہ لینے والوں کے ازدیاد ایمان کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے ہے۔

قبل اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح یہ تحریک کرتے بعض آدمیوں نے رویا میں دیکھا کہ ایک خاص تحریک ہورہی ہے اور تحریک کے بعد بھی رویا میں اس کے متعلق مبشرات ظاہر ہوئیں

یقیناً خدا کی راہ میں انفاق ایسی شئے ہے جو ایمان کو بڑھاتی ہے اور یقیناً انفاق فی سبیل اللہ ایک ایسی طاقت ہے کہ جماعتوں میں اتحاد فی العمل اور اخوت کا ایک خاص جذبہ پیدا کردیتی ہے اس تحریک سے قلوب کی تطہیر اور دوستوں کا ایک دوسرے کو تحریک کرکے الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق ہو کر اپنے ثواب کو بڑھانا اور باہم محبت کو ترقی دینا ظاہر ہے۔

اس تحریک میں شامل ہونیوالے احباب اور اسکو کامیاب بنانیوالے بھائی خدا تعالیٰ کے حضور بڑے بڑے اجروں کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ ہمارے اموال کے محتاج نہیں۔ ہو الغنی الحمید لیکن یہ انفاق سبیل اللہ کی تحریک ہمکو اس فتنہ سے دور رکھتی ہیں جو اموال کے ذریعہ بعض اوقات پیدا ہوتے ہیں حب مال سے ہمارے قلوب کو پاک کرتی ہیں۔

اور بالآخر یہ خدا کے ہمارے لئے بے انتہا اموال کے دینے کا موجب ہو جاتے ہیں

زر ریز و زر خیز

کی ضرب المثل دراصل اسی وقت کے لئے ہے۔ پس اگر چاہتے ہو کہ تمہاری مفلسی دولت مندی اور تمول سے بدل جائے تو جو کچھ رکھتے ہو خدا کی راہ میں خرچ کرو کہ یقیناً یہ

تجارت سود مند ہے

اس تحریک کی کامیابی کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے عام چندوں پر خدا کے فضل سے کوئی اثر نہیں پڑا۔ وہ بدستور اپنی رفتار سے آرہے ہیں

ناظر صاحب ابھی تک بہت سی جماعتوں سے مطلوبہ فہرستوں کے نہ پہنچنے کا ذکر کرتے ہیں۔

ہوسکتا ہے در آید درست آید کا مصداق ہو مگر ایسے کاموں میں تعویق مسابقت کے لحاظ سے ثواب کو پیچھے ڈالدیتی ہے۔

پس فی الفور جواب دینے والوں کے لئے جو اجر ہے وہ پیچھے آنے والے والوں کے لئے نہیں خواہ وہ بہت بڑی رقم بھی اس کے مقابلہ میں پیش کرے۔

جس طرح پر وہ لوگ جو خدا کے ماموروں کو ان کی پہلی آواز پر شناخت کرکے ساتھ ہو لیتے ہیں اور سابق بالایمان ہو کر سابق الاولون کا درجہ پاتے ہیں۔ اسی طرح الٰہی سلسلوں کی تحریکوں پر سب سے پہلی اور فوری آواز بلند کرنیوالوں کے لئے جو درجہ ہے وہ توقف کرنے والوں کے لئے نہیں ہوتا خواہ وہ کسی بھی عذر سے ہو۔

پس میں تو اپنے ان دوستوں کو جنہوں نے کسی وجہ یا دوسری وجہ سے اب تک جواب نہیں دیا یہ مشورہ دونگا کہ وہ اس تاخیر کا بھی کفارہ ادا کریں تاکہ وہ ان کو ساتھ شامل ہوں جنہوں نے تحریک کے پہنچتے ہی آواز بلند کی۔

نحن انصار اللہ

اس تحریک کے لئے اب صرف دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اور بالکل ممکن ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس تحریک میں وقت موعودہ کے بعد کسی کا چندہ وصول نہ کریں اس لئے دوستوں کو چاہئے کہ اگلی رپورٹ ماہانہ تک جو ۱۵/ اپریل تک کی ہوگی پورے طور پر اس تحریک کو کامیاب بنا کر دکھا دیں یعنی ۱۵ اپریل تک

ایک لاکھ روپیہ نقد جمع کریں

دیکھ لینا اسی تحریک کے کامیاب ختم ہونے پر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت انفرادی اور مجموعی طور پر اپنی شان دکھائیگی پس اس وقت کو قریب کرنا ہمارے اختیار میں ہے جس قدر جلد یہ مطلوبہ رقم پوری ہوجائیگی اسی قدر ہم خدا تعالیٰ کی نصرتوں کو قریب کریں گے۔ ۱۵/ اپریل سنہ ۲۶ء تک اگر حسب منشا یہ تحریک نقد روپیہ کی صورت میں پوری ہوگئی تو جماعت کے وقار اور عظمت اور اسکی خداداد شوکت اور رعب کا ایک سکہ بیٹھ جائیگا۔ کہ وہ جماعت شرذمہ قلیلہ کہا جاتا ہے۔

وہ کام کرتی ہے جو سات کروڑ مسلمان نہیں کر سکتے خدا ہم سب کی مدد کرے۔ اور ہم کو کامل اخلاص اور صواب کے ساتھ اپنے دین کی تائید کی توفیق دے۔ آمین

عہد حاضرہ کے علمائے سوء کے ہاتھوں اسلام کو بچاؤ

غیر احمدی ان کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں

میری رائے میں اس زمانہ کا سب سے بڑا اندرونی فتنہ اسلام کے لیئے علماء سوء کا ہی اور اس کیلئے ضروری ہے کہ مستقل کوشش کیجائے کہ ان مسلم کش منڈیوں کو اجاڑ دیا جاوے اور یہ نہیں ہوگا جبتک عام مسلمانوں کو ان خرابیوں سے آگاہ نکیا جاوے جو اس فتنہ کا نتیجہ ہیں ہم حقیقی علمائے ربانی کا احترام کرتے ہیں اور ان کے نیک نمونے ہر زمانہ میں واجب الاتباع سمجھے گئے ہیں لیکن جنہوں نے اسلام کو بدنام کیا اور تفرقہ کو بڑھایا وہ کسی عزت کے قابل نہیں ذیل میں غیر احمدی احباب ہی کی رائیں کہ یقدر انکی حالت کا آئینہ ہیں (عرفانی)

ہندوستان کے دینی مدارس کی پیداوار

سر رحیم بخش نے تبلیغ کانفرنس کے خطبہ صدارت میں بیان کیا ہے۔

دین کا شوق غرباء ہی میں ہے - یہ طلبہ ان مدارس میں مفت تعلیم پاتے ہیں اور اکثر حالات میں خیرات کی روٹیوں پر گذارہ کرتے ہیں - اس تربیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں عالی نظری اخلاقی جرءت اور اظہار حق کی بیباکانہ ہمت پیدا نہیں ہوتی - خدا خدا کر کے دستار فضیلت بندھتی ہے اور سند فراغت ملتی ہے تو انکو سب سے پہلے روٹی کی فکر دامنگیر ہوتی ہے کوئی مدرسی تلاش کرتا ہے کوئی وعظ گوئی اس غرض سے اختیار کرتا ہے کہ پیسہ کمائے - کوئی اختلافی مسائل کی بحث اس نیت سے رٹتا ہے کہ شہروں اور قصبوں میں خاص خاص فرقوں کا رہنما بن کر معاش پیدا کرے -"

یہ اقتباس سر رحیم بخش کی تقریر سے لیا گیا ہے - اس سے علماء کے زمانہ کی حقیقت اور انکی دین فروشی کی کیفیت نمایاں ہے - سر رحیم بخش کو یا دوسروں کو گالیاں دے لینا آسان ہے اور ان پر کفر کا فتوے دیدینا آسان تر - مگر اسمیں کیا شبہ ہے کہ ہندوستان کے دینی مدارس کی پیداوار یہی ہے -

علمائے زمانہ کا جدید مشغلہ - خطبہ جمعہ کس زبان میں ہو

ایک زمانہ تھا کہ علمائے اسلام حقایق و معارف کے دریا بہاتے تھے انکی مجالس میں اور انکی تصانیف میں علوم اسلامیہ اور معارف روحانیہ کی اعلیٰ شان نمایاں تھی -

آج ان کے قلم اور زبان جو کام کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے آجکل ایک جدید بحث کیطرف علمائے کرام نے توجہ کی ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہی ہونا چاہیئے - ایک زمانہ میں کوّے کی حرمت و حلت پر بڑے بڑے فتوے لکھے گئے اور بعض کا نام اس بحث میں کاگا پنتھی ہوا - پھر ایک زمانہ میں امکان کذب باری پر علمی دستاریں اچھلتی رہیں اور آجکل جبکہ ایکطرف آریہ اور عیسائی مسلمانوں کو مرتد بنانے کی فکر میں ہیں - ہمارے علم و عرفان کی بارشیں برسانے والے اس مضمون پر فتوے دے رہے ہیں کہ خطبہ عربی میں ہو - غیر عربی میں جائز نہیں !- یہ حالت ہے علماء کے زمانہ کی -

جسپر جتنا رویا جاوے - کم ہے -

خطبہ کی غرض و غایت ہی کو اگر سامعین نہ سمجھیں اور حالات ضروریہ سے ہی انکو آگاہ نکیا جاوے تو اس خطبہ کی کیا ضرورت - ۲ سلطان ٹرکی کی خلافت منسوخ ہو چکی - مگر وہ چاہتے ہیں کہ ابتک سلطان عبد الحمید خاں کے نام ہی کا خطبہ پڑھا جاوے - غرض یہ نیا مشغلہ ہمارے علماء کے ہاتھ آیا ہے -

یہ تو خطبہ کا معاملہ ہے - ان علماء کا تو عقیدہ ایک زمانہ یہ تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی نکیا جاوے - اور حضرت شاہ صاحب نے جب دہلی میں ترجمہ قرآن کا ارادہ کیا تو انکو قتل تک کر دینے پر آمادہ ہو گئے - اصل بات یہ ہے کہ علمائے زمانہ دنیا کو دماغی غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا چاہتے ہیں اور اب یہ ناممکن ہے -

عہد حاضرہ کے علماء عہد مسیحی میں -

خطبہ جمعہ کی بحث کے سلسلہ میں معزز ہم عصر وحدت بمبئی میں کسی بزرگ نے نہایت قابلیت کے ساتھ علمائے عصر کا نقشہ کھینچا ہے میں نہیں چاہتا کہ الحکم کے ناظرین کو اس سے محروم رکھوں - وہ فرماتے ہیں -

"بدقسمتی سے ہمارے علماء نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مواعظ میں ضروریات زمانہ کا لحاظ کرنا چھوڑ دیا ہے ہر شخص جو ان کے وعظ کو سنے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچیگا کہ دنیا بیسویں صدی میں سے نہیں گذر رہی - بلکہ اس دور میں ہے جس دور میں وہ

حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تھی

میرا پختہ عقیدہ ہے کہ جبتک وہ اجتہاد کو کام میں نہ لائینگے یا اسکی ضرورت کو تسلیم کرنے سے قاصر رہیں گے اسوقت تک وہ ضروریات زمانہ کا کماحقہٗ احساس نکر سکیں گے -"

اسمیں کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے علماء کی یہ حالت ہے تب ہی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علمائے سوء کو اشر الناس قرار دیا ہے - یہ لوگ باوجود زمانہ کے اسقدر ترقی کر جانے کے لیک اپنے نصاب تعلیم کی تو اصلاح نکریگے وہی فرسودہ اور دور از عقل کہانیاں یونانی فلسفہ کی پڑھتے ہیں ادھر انکو سوائے کٹ حجتی کے نہ کچھ آتا ہے - اور نہ یہ سکھا سکتے ہیں - ایک ہی ہتھیار ان کے پاس ہے جسکی اب کوئی قیمت نہیں اور وہ لعنت کافر کا ہتھیار ہے -

علم و عرفان کی بارش لاہور میں

زمیندار نے بڑے جلی عنوانوں کے ساتھ لاہور میں علم و عرفان کی بارش کا اعلان کیا ہے - علم و عرفان کے اس موسلا دھار مینہ کے حالات سننے کے لیئے اکثر ناظرین بیتاب ہونگے - اسلئے میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مولوی ظفر علیخاں صاحب کے در دولت پر دیوبندی حضرات کا چار نوش کرنا - کیک بسکٹ اڑانا - میاں منصور (نبیرہ ظفر علیخان صاحب) کی بسم اللہ خوانی ، مزارعے مرتد بنکوں کے اجراء اور سود کے جواز کی صورتوں پر غور و فکر کرنا اور تبادلہ خیالات اسی علمی و عرفانی بارش کے نتائج ہیں -

سیاست کا کلیۃً احتراز اس بارش سے خالی رہ جانا تھا اس لیئے مولنا حبیب نے بھی دعوت کر کے کچھ چھینٹے برسائے - اس سائنس و حکمت کے زمانہ میں جبکہ امریکہ والے بارش پر قابو پانا چاہتے ہیں ہمارے لاہوری معاصرین نے علم و عرفان کی بارش کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے جسکی گھٹائیں دیوبند سے اٹھا کرتی ہیں میں اپنے معاصرین کو اس بارش میں بھیگنے پر مبارکباد دیتا ہوں

وصیت نمبر ۲۲۸ ۱۱/۴۹

میں ہاشم علی ولد محمد بخش قوم ارائیں ساکن سنور ریاست پٹیالہ کا ہوں -

جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ غیرے اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

(الف) میری جائداد موجودہ اراضی زرعی از قسم بارانی کھاتہ مشترکہ سے ½ حصہ واقعہ رقبہ موضع امید پور تحصیل پٹیالہ ۲ بیگہ ۲ بسوہ قیمتی للعہ ۵ سے ہے -

(ب) منجملہ مشترکہ مکان سکنی بعمارت پختہ و خام واقع آبادی قصبہ سنور محلہ کالنسیاں ½ حصہ قیمتی ۱۵۰ روپیہ ہے -

اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اور اسکے علاوہ جائداد اگر کسی اور طریق سے حاصل ہو یا ثابت ہو تو اوس کے ⅒ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۴ء -

العبد ہاشم علی گرداور قانونگوی بقلم خود - گواہ شد قطب الدین ولد ہاشم علی آرائیں ساکن سنور

گواہ شد رحمت اللہ ولد عبد اللہ ارائیں احمدی ساکن سنور بقلم خود

دنیائے اسلام

ایران | چونکہ شاہ ایران باوجود وعدہ کے سیر یورپ سے واپس نہیں آیا۔ اسلیئے سردار سپاہ نے اہم اعلان کرنے کا عزم کرلیا ہے۔ یہ اعلان کیا ہوگا؟ صاف ظاہر ہے۔ جمہوریت کا اعلان ہوگا۔ اب شاہ پرستوں کو بھی شاہ سے بدگمانی ہو رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر مجتہدین نے سردار سپاہ کی اصلاحی کارروائیوں میں مداخلت کی تو انکی ذرہ پروا کی جاویگی بلکہ ایک قانون کے ذریعہ انکو ملک بدر کر دیا جاویگا۔ یہ افغانی حکومت نہیں کہ ملانوں کے ڈر سے ضروری اصلاحات کو روک دیا جاوے۔ اور امن پسند اور خدا پرستوں کے قتل سے ظالم طبع ملانوں کو خوش کیا جاوے۔

کسی گذشتہ اشاعت میں ہمنے لکھا تھا کہ حکومت ایران اپنا بحری بیڑہ درست کر رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں بصرہ کے ایرانی جہازیوں نے اپنی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ نصف تنخواہ پر خدمت وطن کے لیئے طیار رہیں۔ حب الوطن من الایمان اسیکو کہتے ہیں۔

موصل | موصل میں ایک جمعیۃ مدافعۃ حقوق موصل کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ موصل کے متعلق ترکی حقوق کی حفاظت کی جائے اسوقت اسمیں موصل کرکوک اور سلیمانیہ کے نمایندے شامل ہیں۔ مگر عنقریب اسکی شاخیں تمام ملک میں کھلنے والی ہیں۔ اور ایک بڑی کانفرنس منعقد کر کے تمام مقامات کے باشندونکو بلایا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بیداری خواہ کسی پہلو سے بھی ہو قابل قدر ہے۔ مگر دین کی کیا حالت ہے۔

ع طرف دیں خالی شد و ہر دشمنے جست از کمیں

کا معاملہ ہو رہا ہے۔

امیر عبدالکریم ریفی کا اعلان | امیر عبدالکریم امیر المجاہدین ریف نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو کامل آزادی عطا کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا مذہب یہ ہے کہ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ اور وہ اسکے مطابق عمل کر سکتا ہے۔

اسلام نے تو یہی تعلیم دی ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ مگر سرزمین نے آئیں افغانستان میں اسلام مذہب نہیں بلکہ ملانوں کے خیالات کی حکمرانی ہے۔

فرانسیسی اسلامی دنیا | فرانس کے وزیر خارجہ نے ایک کمیشن مقرر کرنا چاہا ہے۔ جو دنیائے اسلام کے معاملات اور واقعات پر غور کریگا۔ اس کمیشن میں سیریا۔ الجزائر۔ اور ٹیونس کے نمایندے شریک ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے یورپ اور بلاد اسلامیہ کے سفر میں سیاست اسلامیہ سے دلچسپی رکھنے والے مسلمانونکو بتایا تھا کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ دنیائے اسلام سے واقف ہوں اور ایک حصہ کے مسلمان دوسرے ممالک کے مسلمانوں کے حالات جانتے ہوں۔ وہ باہم تبادلہ خیالات کے لیئے سفر کریں۔ فرانس کے مقرر کردہ کمیشن نے اگر یہ کام کیا تو یہ اسلام کے لیئے مفید ہوگا۔ ہاں فرانس اپنے سیاسی مفاد کو بڑھا لیگا۔

مالاباری مسلمانوں کا قابل قدر جلسہ | مالابار کے مسلمانوں نے ایک ضروری جلسہ منعقد کیا ہے۔ اور اسمیں بلاد مقدسہ میں عرب بھائیوں کی باہم خانہ جنگی۔ برادر کشی پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور اسلام کے نام سے انھیں اپیل کیا ہے کہ اس جنگ و جدل کو چھوڑ دو۔ ورنہ صلیب اندلس کیطرح اسلامی حکومتوں کا خاتمہ کر دیگی۔ اور ترکوں کی کمالی پارٹی کو توجہ دلائی ہے کہ وہ عالم اسلامی کی موجودہ موت و حیات کی کشمکش کے وقت خود غرضانہ اور مذہب اسلام سے بے تعلق طریق کو ترک کر دے۔

حقیقت میں یہ قابل قدر آواز ہے جو اوٹھائیگئی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان جو نجدیوں یا شریفی جماعتوں میں سے کسی ایک کا پارٹ لیکر دوسرے کو گالیاں دے رہے ہیں اور آپسمیں اختلاف عقاید پر لڑ رہے ہیں سنبھل جائیں۔ ورنہ قدرت اپنا ایسا فیصلہ نافذ کریگی جو رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ خدا اس روز بد سے بچائے۔ تمہاری اپنی حالت فی الواقعہ اسی حقیقت کی مصداق ہے۔

"اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیریت کے محل سزا ہوئے"

ترکی کی انجمن ہلال اخضر | ترکی میں مے نوشی کے خلاف جہاد کرنے کے لیئے تین سال سے ایک انجمن ہلال اخضر قایم ہوئی ہے جو لوگونکو شراب سے روکتی ہے۔ امریکہ عیسائی ہے۔ اور انکے ہاں شراب جایز ہے۔ وہ اپنے ملک سے ام الخبائث کو دور کرتا ہے۔ ترک مسلمان ہیں اور قرآن کریم نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ مگر وہ بذریعۂ قانون اسکا بنانا بیچنا۔ باہر سے لانا منع نہیں کرتے۔ کس قدر شرم کا مقام ہے۔

کمالی زوال | قسطنطنیہ کے ایک کرد جرنلسٹ رفعت سیلانی زیدی نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے ختم ہونے تک کمال پاشا کا زوال یقینی ہے۔ کردی بغاوت اس سے زیادہ سخت اور وسیع ہے جسقدر خیال کیجاتی ہے۔ مذہبی معتقدات کے علاوہ ۲۵ لاکھ کردوں میں احساس قومیت اس بغاوت کی تہ میں کام کرتا ہے۔

کردوں کی بغاوت کے سلسلہ میں خطرناک لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ترکوں نے باشندگان قسطنطنیہ اور سرحدات خط بغاوت کے ان تمام نوجوانوں کو جنکی عمر ۲۳۔ اور ۲۶ سال کے درمیان ہے۔ لڑائی کے لیئے نقل و حرکت کا حکم دیا ہے۔

صحرائے شام میں صحرائی قزاقوں نے دو موٹروں پر حملہ کیا۔ ایک بچ کر نکل گئی جو مال و اسباب سے بھری تھی۔ دوسری کو جسپر فرانسیسی نائب قونصل مقیم بغداد کے بیوی بچے سوار تھے قزاقوں نے لوٹ لیا۔

جدہ کی اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نجدیونکی گولہ باری کا سلسلہ کم ہو رہا ہے۔ اور محصورین کچھ عرصہ تک کامیابی سے مدافعت جاری رکھ سکتے ہیں۔

ترکی میں شادی کے موقعہ پر فضول اخراجات کی بندش کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔

مشہور البانی مدبر ضیاء بے کو کسی نے نواح تیرانہ میں قتل کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے چند اشخاص انکے دشمن ہو رہے تھے

بلگریڈ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت سرویہ نے سرویہ کی جمعیۃ الاسلام کے صدر فرہاد درآغا بے کو اس الزام میں قید کیا ہے کہ وہ سرویہ کے دشمنوں سے ملے ہوئے تھے۔

مجاہدین ریف کی بیوگان اور یتامے کیلئے نظام دکن نے پانچسو پونڈ کا عطیہ بھیجا ہے۔

استنبول میں جو جماعت ترقی پرور قائم ہوئی ہے اسکے دس ہزار ممبر اب تک ہو چکے ہیں جنمیں بڑے بڑے فوجی افسر بھی شامل ہوئے ہیں۔ رشدی پاشا بھی اس جماعت میں ہو گئے ہیں۔

مصری انتخابات میں قاہرہ کیطرف سے زغلول پاشا منتخب ہو گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ خوست کی بغاوت فرو ہو گئی ہے۔

ترکی جریدہ وطن راوی ہے کہ والی قسطنطنیہ نے تمام رقاصہ عورتوں کے رقص سے امتناعی حکم جاری کر دیا ہے جو نہایت ہی ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھا گیا ہے۔ اور ہر طرف سے درخواستیں آ رہی ہیں کہ باقی شہروں میں بھی اس حکم کا اجراء کیا جاوے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر نوآبادیات اور سرموئل ہور کولونیل آفس اور وزارت پروانہ کے بعض عہدہ داروں کے ساتھ ۱۹ مارچ کو انگلستان سے روانہ ہو کر سرکاری کام پر عراق اور فلسطین آئیں گے اور اپریل کے اخیر تک انگلستان واپس چلے جائیں گے۔

حکومت نجد نے مکہ معظمہ میں حسب ذیل اعلان شایع کیا ہے۔

ان بیانات سے جو نجدی سپاہ کے افسر اعلیٰ کیجانب سے موصول ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سپاہ کی پیشقدمی اطراف جدہ میں برابر جاری ہے۔ ہماری بھاری بھاری توپوں نے دشمن کے استحکامات پر سخت آتشباری کی اور انکو خراب و برباد کر دیا۔ ہمارے سواروں کی وہ جماعت جو دشمن کے مقامات کی دیکھ بھال کیلیئے گئی تھی اس نے دشمن کے کمزور مقامات کو دریافت کر لیا ہے۔ پھر ہماری توپوں نے دشمن کی توپوں پر شدید آتشباری کی اور بہت سے سپاہیوں کو ہلاک کیا۔ اور پچاس قیدی گرفتار کیئے۔ جن لوگونکو گرفتار کیا ہے انسے معلوم ہوا ہے کہ سپاہ جدہ کی حالت نہایت خراب ہے اور حجازی سپاہ کے مقابلہ کی قوت نہیں رکھتی۔

کرد باغیوں نے مقام کیجی پر قبضہ کر لیا ہے جو دیار بکر سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔

کمال پاشا نے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ حکومت نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ وہ ان تمام اشخاص کو جو جمہوریت کے خلاف زہریلے معلومات شایع کر رہے ہیں۔ بیدردانہ سزا دینے میں اپنے جدید اختیارات سے کام لیگی۔ حکام کو ہدایت ہوئی ہے کہ وہ اپنا فرض منصبی ادا کریں اور فتنہ کو دبا دینے سے زیادہ بہتر ہے کہ اسے اوٹھنے ہی نہ دیا جاوے۔